السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ماہنامہ ''البر'' لاہور فروری ۱۹۹۲ء ص ۳۵ پر ایک روایت مروی ہے کہ ((فرق ما بیننا وبین المشرکین العمائم علی القلاس)) ''ہم میں اور مشرکوں میں فرق ہے تو ٹوپیوں پر عمامے ہیں۔ کیا یہ روایت درست ہے؟ اگر یہ روایت درست ہے تو کچھ لوگ جو صرف اکیلی ٹوپی پہنتے ہیں یا صرف پگڑی باندھتے ہیں، صحیح کرتے ہیں اور اگر یہ روایت درست نہیں تو وضاحت فرمائیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منسوب یہ روایت انتہائی کمزور ہے کیونکہ اس روایت کی سند اس طرح ہے :

((حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ الْعَسْقَلَانِيُّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ رُكَانَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رُكَانَةَ صَارَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَرَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "قَالَ رُكَانَةُ: وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «فَرْقُ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُشْرِكِينَ، الْعَمَائِمُ عَلَى الْقَلَانِسِ))

''نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رکانہ سے کشتی لڑی اور اسے پچھاڑ دیا۔ رکانہ نے کہا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے اور مشرکین کے درمیان فرق ٹوپیوں پر پگڑی باندھنا ہے۔'' (ابوداؤد لباس ۴۰۷۸، ترمذی ا، ۱۷۸۴/۴/۲۱۷)

اس روایت کی سند میں تین مجہول راوی ہیں۔

۱) ابوالحسن عسقلانی، مجہول تقریب ص ۴۰۱

۲) ابوجعفر بن محمد بن رکانہ، مجہول تقریب ص ۳۹۹

۳) محمد بن رکانہ، مجہول تقریب ص ۲۹۷

اس لئے امام ترمذی نے اس روایت کو نقل کرنے کے بعد فرمایا "ہذا حدیث غریب وإسنادہ لیس بالقائم ولا نعرف أبا الحسن العسقلانی ولا ابن رکانة" (ترمذی مع تحفہ ۳/۷۰) یہ روایت غریب ہے س کی سند درست نہیں اور ابو الحسن عسقلانی اور ابن رکانہ کو ہم نہیں پہچانتے۔''

علامہ مبارک پوری تحفة الاحوذی ۳/۷۰ پر فرماتے ہیں :

"وفی الجامع الصغیر بروایة الطبرانی عن ابن عمر کان یلبس قلنسوة بیضاء قال العزیزی إسنادہ حسن "

''الجامع الصغیر میں ابنِ عمر سے روایت ہے جس کی سند کو علامہ عزیزی نے حسن قرار دیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفید ٹوپی پہنتے تھے۔''

لیکن علامہ البانی حفظہ اللہ نے اسے ضعیف الجامع میں درج کیا ہے۔ (ص ٦٦)

اس طرح کی کئی روایتیں امام ابو نعیم اصبہانی نے کتاب اخلاق النبی صلی اللہ علیہ وسلم وآدابہ میں نقل کی ہیں جن سے معلم ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ٹوپی عمامہ کے بغیر بھی پہنتے تھے۔

امام ابنِ قیم رحمة اللہ علیہ زاد المعاد ۱/۱۳۵ پر رقم طراز ہیں :

((کانت لہ عمامة تسمی السحاب کساہا علیا وکان یلبسہا ویلبس تحتہا القلنسوة وکان یلبس القلنسوة بغیر عمامة ویلبس العمامة بغیر قلنسوة.))

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک پگڑی تھی جس کا نام سحاب تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو پہنائی۔ اسے آپ پہنتے اور کبھی اس کے نیچے ٹوپی ہوتی اور کبھی ٹوپی بغیر پگڑی کے اور پگڑی بغیر ٹوپی کے پہن لیتے۔''

امام ابنِ قیم رحمة اللہ علیہ کی اس تصریح سے معلوم ہوتا ہے کہ صرف پگڑی باندھنا یا صرف ٹوپی لینا یا ٹوپی پر پگڑی باندھ لینا، تینوں طرح جائز وصواب ہے۔ کسی صحیح حدیث سے اس کی نفی یا ممانعت نہیں ہے۔ اہل بدعت کا اس طرح عمامے کے متعلق قیود و پابندیاں لگانا اس کے جعلی فضائل بیان کرنا جیسا کہ فیضانِ سنت میں سبز پگڑی والوں کے پیر الیاس قادری نے ذکر کیا ہے یا ماہنامہ البر میں مولوی شفیع اوکاڑوی کا اس بارے میں ذکر کرنا احادیثِ

صحیحہ کے خلاف ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اور ان کا حل

ج1

محدث فتویٰ